قومی زندگی اور ملّتِ بیضا پر ایک

عمرانی نظر

علامہ سر محمد اقبال

آئینۂ ادب، چوک مینار، انار کلی لاہور

بار اوّل

۱۹۷۰ء

تعداد: ۱۱۰۰

قیمت: [redacted]

AINA-I-ADAB
3/-

اہتمام

م، ع، سلام، آئینۂ ادب

چوک مینار انارکلی لاہور

فون نمبر ۶۷۵۰۴

(اشرف پریس لاہور میں چھپی)

ہماری تعلیم کا مقصد یہ ہونا چاہئے۔ کہ اِس نمونہ کو ترقّی دی جائے۔ اور مسلمان ہر وقت اسے پیش نظر رکھیں۔

اگر ہمارا مقصد یہ ہو۔ کہ ہماری قومی ہستی کا سلسلہ ٹوٹنے نہ پائے، تو ہمیں ایک ایسا اسلوب سیرت تیار کرنا چاہئے، جو اپنی خصوصیات مختصہ سے کسی صورت میں بھی علیحدگی نہ اختیار کرے اور خذ ما صفا و دع ما کدر کے زرّیں اصول کو پیش نظر رکھ کر دوسرے اسالیب کی خوبیوں کو اخذ کرتے ہوئے ان تمام عناصر کی آمیزش سے اپنے وجود کو کمال احتیاط کے ساتھ پاک کر دے۔ جو اس کی روایاتِ مسلمہ و قوانین منضبطہ کے منافی ہوں ہندوستان میں مسلمانوں کی عمرانی رفتار کو بہ نگاہِ غور دیکھنے سے اِس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے، جو قوم کے اخلاقی تجربہ کے مختلف خطوط کا نُقطہ اتصال ہے۔ پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اِس جماعت کی شکل میں ظاہر ہؤا ہے۔ جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔ ممالک متحدہ

آگرہ و اودھ میں بوجہ اِس خفیف سے اختلاف کے جو وہاں کے عقلی حواس میں ساری و دائر ہے۔ اِس اسلوب سیرت کی ضرورت کا اعلان ایک شاعر کی زبردست تخیّل نے بلند آہنگی کے ساتھ کیا ہے۔ جناب مولانائے اکبر الہ آبادی جنہیں موزوں طور پر لسان العصر کا خطاب دیا گیا ہے۔ اپنے بذلہ سنجانہ پیرایہ میں ان قوتوں کی ماہیت کے احساس کو چُھپائے ہوئے ہیں، جو آجکل مُسلمانوں پر اپنا عمل کر رہی ہیں۔ اُن کے کلام کے ظریفانہ لہجہ پر نہ جائیے اُن کے شباب آور قہقہے اُن کے آنسوؤں کے پردہ دار ہیں۔ وہ اپنے نہاں خانۂ صنعت میں اس وقت تک آپ کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے۔ جب تک آپ اُن کا مال خریدنے کے لئے ذوق سلیم کے دام اپنی جیب میں ڈال کر نہ آئیں۔ غرض اس جماعت میں جس کے اجزائے ترکیبی کی نوعیّت واحد ہوئے خیالات و جذبات کا تعلق یہاں تک گہرا ہوتا ہے۔ کہ اگر اس جماعت کے ایک حصّہ کے دِل میں کوئی خواہش پیدا